حضرت نبی کریم ﷺ کی عاجزی وانکساری کا ایمان افروز تذکرہ

آنحضرت ﷺ نے عبدیت اور عاجزی وانکساری کے اعلیٰ معیار قائم کئے

ہمیشہ یہ تلقین فرمائی کہ یہ نہ سمجھنا کہ میرا مقام بندگی سے بڑھ گیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مارچ 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 مارچ 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکساری کے خلق کو تفصیل سے بیان فرمایا۔حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 64 تلاوت کرنے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمان خدا کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں ’’سلام‘‘۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان عبادالرحمٰن میں سب سے بڑے عبدرحمٰن نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے جن کی قوت قدسی نے عبادالرحمٰن پیدا کئے اور تکبر سے رہنے والوں کو عجز کے رستے دکھائے ان کے ذہنوں سے غلام اور آقا۔امیر اور غریب کی تخصیص ختم کردی یہ سب انقلاب کس طرح آیا۔ یہ اتنی بڑی تبدیلی دلوں میں کس طرح پیدا ہوئی۔کیا صرف پیغام پہنچانے یا تعلیم دینے سے؟ نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے خود بھی عبدیت کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے۔عاجزی اور انکساری کے اعلیٰ نمونے دکھا کر اور اپنے عمل سے ثابت کر کے اس کے اعلیٰ معیار پیش کئے جو آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں نظر آتے ہیں اور یہی کچھ دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ سند عطا فرمائی کہ ہم قسم کھاتے ہیں کہ تو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کی اس قسم نے آپ کو عاجزی اور انکساری میں اور بھی بڑھا دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اعلیٰ درجہ کے عبد کامل تھے اس لئے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ مجھے اللہ کا بندہ اور رسول ہی سمجھنا اور خدا کے مقام کو بندے کے مقام سے نہ ملانا۔باوجودیکہ خدا نے فرمایا ہے کہ آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے آپ نے یہی تلقین کی کہ اس سے یہ نہ سمجھنا کہ میرا مقام بندگی سے بڑھ گیا ہے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہوسکتا ہے مگر ہمیشہ آپ کے شامل حال عبودیت ہی رہی اور فرماتے رہے کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔یہاں تک کہ کلمہ توحید میں اپنی عبودیت کے اقرار کو جزو لازم قرار دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ آپ عاجزی اور انکساری کا اس طرح اظہار فرماتے کہ کوئی شخص آپؐ سے بڑھ کر حسین اخلاق والا نہیں تھا آپ کے صحابہ میں سے یا اہل خانہ میں سے جب بھی کسی نے آپ کو بلایا آپ کا یہ جواب ہوتا کہ میں حاضر ہوں۔دیکھیں بادشاہ دو جہان۔اللہ کا سب سے پیارا نبی اور عاجزی و انکساری کی یہ انتہا۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے کہا اے محمد ہم میں سے سب سے بہترین اور ہم میں سے سب سے بہترین لوگوں کی اولاد۔اور ہمارے سردار اور اے ہمارے سرداروں کی اولاد! آپ نے یہ سنا تو فرمایا دیکھو تم اپنی اصلی بات کہو اور کہیں شیطان تمہاری پناہ نہ لے۔میں محمد بن عبداللہ ہوں اور اللہ کا رسول ہوں۔میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ میرا مقام اس سے بڑھا چڑھا کر بیان کرو جو اللہ نے مقرر فرمایا ہے۔

حضور انور نے احادیث نبویہ کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی عاجزی وانکساری کے متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ باوجودیکہ آپ کو اپنے اعلیٰ مقام کا خوب علم تھا مگر آپ کی عاجزی کا اظہار اس سے بھی بڑھ کر تھا۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بنی آدم کا سردار ہوں مگر اس میں مجھے کوئی فخر نہیں۔آپؐ معاشرے کے دھتکارے ہوئے۔کمزور لوگوں اور ذہنی طور پر کمزور لوگوں سے بھی نہایت عاجزی سے پیش آتے۔پھر جس شان اور طاقت سے مکہ کو فتح کیا اس وقت آپ کے دل کی جو کیفیت تھی اس کا اظہار اپنے عمل سے کیا۔فخر یا تکبر تو کیا بلکہ تواضع اور انکساری کی وجہ سے جھکتے جھکتے آپ کا سر اونٹ کے کجاوے سے جا لگا آپ سجدہ شکر بجا لا رہے تھے اور خدا کی حمد وثنا میں مشغول تھے۔یہ عاجزی کی اعلیٰ ترین مثال ہے جو آپ نے طاقت اور فتح حاصل کرنے کے بعد دکھائی۔اللہ نے آپ کی اس عاجزی کو انعامات سے نوازا اور اسرافیل نے آپ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تواضع کی بدولت آپ کو یہ انعام دیا ہے کہ آپ قیامت کے روز تمام بنی آدم کے سردار ہوں گے۔سب سے اول آپ کا حشر ہوگا اور سب سے پہلے آپ شفیع ہوں گے۔